بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کاں دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر

جلد (۶)

مورخہ ۱۴ ۔ شوال ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۱ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

نمبر (۴۷)

سر چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوّم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوّم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی وایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور وکمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند وراست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان ودل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں سور دلعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکار کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران وتباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ ۔ عللہ

معاونین درجہ اوّل جن کو عللہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ ضر

معاونین درجہ دوم جن کو ۱۲ عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرنے کا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی	۔ ۳ ر
مابعد	للعہ ر
فی پرچہ	۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا ۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں ۔ کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

انسان کے شغل کا اثر اُس کی زندگی پر

انسان جو کچھ کاروبار کرتا ہے۔ اُس کا اثر اُس کی عمر کو گھٹانے اور بڑھانے مین بہت حد تک ہوتا ہے۔ یہ امر آسانی سے سمجھ مین آجانا چاہیئے۔ کہ کارخانون مین کام کرنے اور خصوصاً دیاسلائی بنانے کے کارخانون یا تانبا سکہ یا جست کی کانون مین یا ایسے ہی دیگر مقامات پر کہ جہان کی ہوا ناقص ہو کام کرنے سے انسان کی صحت دن بدن روبہ تنزل ہو جاتی ہے اور وہ انسان جلدتر قبر کا راستہ تلاش کرتا ہے۔

اس مین کوئی تعجب نہین ہونا چاہیئے۔ کہ کلرک پیشہ اور وہ لوگ جن کو زیادہ تر ایک جگہ پر بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہے اور تازہ ہوا سے وہ عموماً اس طرح پر محروم رہتے ہین۔ کیون اپنی پوری عمر کو نہین پہونچتے اور بہ نسبت ان لوگون کے کہ جو اس معاملہ مین ان کی نسبت زیادہ خوش نصیب ہوتے ہین جلدتر اپنی زندگی کا خاتمہ کر بیٹھتے ہین۔

اس معاملہ مین علم طب و علم صحت کے ماہرین نے جو تجربے اور مشاہدے کئے ہین وہ نہایت ہی بیش قیمت اور پُر راز نصیحت ہین۔ اس ضمن مین گذشتہ ماہران کے تجربون کے علاوہ حال ہی مین انگلستان کے ایک مشہور ڈاکٹر آر ہچ نے جو بہت سے تجربہ کئے ہین۔ وہ اس لائق ہین۔ کہ ہر ایک انسان اس کو سُنے پڑھے اور عملدرآمد کر کے ان سے مستفید ہو ڈاکٹر آر ہچ صاحب کے تجربہ کا اگر لب لباب بیان کیا جاوے تو وہ یہ ہے کہ دولت مند اور نکمے (بغیر شغل) جماعت کو جو شہرون مین بود و باش رکھتی ہے۔ اس جماعت کی نسبت کہ جو عموماً دیہاتون مین رہتی اور اپنا پیٹ پالنے کے لئے سخت محنت اور مشقت کرتی ہے بہت کم عمر نصیب ہوتی ہے۔

ایک آسودہ حال اور فارغ البال شخص کا دنیا مین کوئی مستقل اور سنجیدہ مدعا زندگی ہوتا ہی نہین۔ اس کی زندگی ایک مسلسل مگر برائے نام خوشی کا دورہ ہوتا ہے۔

اول وہ قُدرت کی عمدہ نعمتون کو نہایت لاپرواہی سے خرچ کر دیتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کے دل مین نہ صرف فرحت کے لئے کوئی عبرت ہی نہین رہتی۔ بلکہ یہی فارغ البالی ایک گونہ اس کی موت کا موجب بن جاتی ہے۔

برعکس اس کے ایک کسان کی عمر نسبتاً زیادہ تسلیم کی گئی ہے۔ اس کو سخت مشقت کرنی پڑتی ہے لیکن اس کا کام کھلی ہوا اور ایسے قرب و جوار مین ہوتا ہے جو اصول صحت کے زیادہ تر مطابق ہو گئے ہین اس کی خوراک سادہ۔ مختصر اور صحت بخش ہوتی ہے اس کے قوائے ہاضمہ درُست ہوتے ہین اس کو بھی بے ضرر خوشی اور شغل نصیب ہوتے ہین لیکن شہرون کی برائیون اور فضولیات سے وہ محفوظ رہتا ہے۔ کسان سے دوسرے درجہ پر عمر کے لحاظ سے علمی پیشہ والے لوگ تسلیم کئے گئے ہین اور ان علمی پیشہ ورون کے واسطے بھی .. .. رہنمایان مذہب) کی عمر سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان کی رہائش کا طرز بھی کسانون سے بہت سی حالتون مین مشابہت رکھتا ہے۔ ایک دینی آدمی کے کام کے اوقات مقررہ اور باقاعدہ ہوتے ہین اس کو تازہ اور باہر کی کھلی ہوا سے مستفید ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ اپنی ہر ایک عادت مین اعتدال کو مدنظر رکھتا ہے اور وہ اپنے پیشہ کے لحاظ سے ہی ان دیگر تمام نقصون سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ کہ جن کا شکار اکثر دنیا دار ہوتے رہتے ہین۔

علمی پیشون مین سے سب سے کم عمر طبابت پیشہ اصحاب کی پائی گئی ہے۔ اپنے ضمیر کے مطابق کام کرنیوالا ایک طبیب سب سے زیادہ خودغرضی سے مبرا اور پرایکار (دوسرون کی بھلائی) کے بھاؤ سے پُر ہوتا ہے وہ ہر وقت پبلک کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے اور اس کو اپنی نسبت سوچنے کا بہت ہی کم وقت ملتا ہے۔ وہ کھانا بھی اکثر بے وقت کھاتا ہے۔ اور بلالحاظ موسم باہر آجاتا ہے اور عموماً قوانین قدرت کے برخلاف ہی زندگی بسر کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے۔ اس کا دماغ اپنے مطب کی ذمہ داریون سے ہمیشہ دبا رہتا ہے اور یہ متواتر دماغی مشقت اور تھکاوٹ اس کی صحت پر بہت کچھ ناقص اثر پیدا کرتی ہے۔ اس لئے کوئی تعجب نہین ہونا چاہیئے کہ کیون اہل طبابت لوگ اکثر سودا وغیرہ دماغی عارضون کا نسبتاً زیادہ شکار ہوتے ہین اور عمر کے لحاظ سے بھی وہ کوئی بہتر نتیجہ نہین بھوگتے۔

ڈاکٹر آر ہچ صاحب کی رائے مین پالٹیکس کا شغل نہایت بہتر شغلون مین سے ایک ہے اور وہ اپنے دعوے کے ثبوت مین گلیڈسٹون بسمارک ڈیسرائیلی وغیرہ کی نظیرین پیش کرتے ہین دماغی محنت کرنے والے اشخاص درازی عمر کے لئے زیادہ شہرت رکھتے ہین اور علمی کام کرنے والون مین سائنسدان پروفیسرز۔ ٹیچرز کی شرح اموات بہت کم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی رائے مین جائز طریق پر دماغی محنت بہ نسبت جسمانی مُشقت کے انسان کی عمر بڑھانے مین زیادہ اثر رکھتی ہے۔ لیکن ان کے قیاس مین جو انسان جائز دماغی محنت کے ساتھ مناسب جسمانی مُشقت کی مشق بھی کرتے ہین وہ سب سے اعلےٰ معراج کو حاصل کرنے مین کامیاب ہوتے ہین۔ پولیس مین مجموعی حالت مین تندرست اور دراز عمر ہوتے ہین۔ جس کی وجہ ایک تو یہ ہے۔ کہ اس جماعت مین اول سے ہی منتخب اشخاص داخل کئے جاتے ہین۔ دوم ان کی زندگی کا بہت سا حصہ کھلی ہوا مین گذرتا ہے۔ پولیس مین عموماً زیادہ تر مرض گھنٹیہ کا شکار ہوتے ہین۔ کیونکہ ان کو اکثر گرم سرد ہوا مین آنے جانے کا کام پڑتا ہے۔

تجارت پیشہ لوگ جو اکثر سفر ہی مین رہتے ہین وہ شاذ و نادر ہی بڑی عمر کو نصیب ہوتے ہین۔ اوقات کی ناپابندی شراب اور تمباکو کا استعمال لاپرواہ اور فضول خرچ طرز زندگی یہ تمام ان کی بیوقت موت لانے کا موجب ہوتے ہین۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہین۔ کہ یہ تعجب کی بات ہے لیکن سچ ہے۔ کہ مزدور لوگ جو اکثر کوئلون کی کان مین کام کرتے ہین جہان کہ سورج کی روشنی کو کوئی دخل نہین اور جہان کی ہوا بھی کوئلون کی گرد سے پُر رہتی ہے۔ وہ لوگ مروجہ خیال کے عین برعکس عمدہ صحت رکھتے ہین اور دراز عمر ہوتے ہین۔

(الکیمیا)

خریداران کی خدمت مین التماس

احباب کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنے نمبر خریداری سے ضرور مطلع کیا کرین کیونکہ بہر نام کے تلاش کرنے مین بڑی دقت ہوتی ہے

منیجر

حقہ نوشی

کرمفرمائے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل چند سطور حقہ نوشی کے متعلق اگر مناسب سمجھیں۔ تو اخبار گوہر بار مین درج فرما کر ممنون فرماوین۔

فی زمانہ حقہ نوشی کا رواج اس قدر ترقی پر ہے۔ کہ مسلمانون کا کوئی گھر اس سے خالی نظر نہین آتا۔ خاص کر صوبہ پنجاب مین تو حقہ مسلمانون کے گلے کا ہار ہو گیا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے غرض کسی حالت مین بھی یہ تیر کمان والا جن کئی آدمیون کے گلے سے اترتا نظر نہین آتا۔ بعض وقت تو یہ خاصہ شیطان کا مددگار بن جاتا ہے۔ اس حقیقت کو ماہ رمضان کے مہینے مین حقہ نوش خوب جانتا ہے۔ میں افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ بعض احمدی جماعت کے افراد بھی اس موذی کے پنجہ مین گرفتار نظر آتے ہین۔ خواہ مخواہ اس کو دو تین آنے ماہوار اس کا نذرانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہی دو تین آنے ماہوار کی قلیل رقم بطور چندہ جمع کر کے کسی کار خیر مین لگائی جاوے۔ تو ایک عظیم الشان اسلامی کام کے سرانجام کا باعث ہو سکتی ہے۔ کم از کم اس رقم کے ذریعے چار لاکھ احمدیون مین سے صرف حقہ نوش اپنی عادت کو ترک کر کے ایک معقول وظیفہ پر ہر چوتھے سال قادیان سکول سے ایک دو طلبا کو کالج کی تعلیم پانے کے لئے بھیج سکتے ہین۔ فقط

خاکسار غلام نبی مدرس گورنمنٹ سکول میانوالی

حضرت اقدس حقہ نوشی اور اس کی مجالس کو بہت ناپسند فرماتے ہین اور اکثر احمدی مخلصین نے جن کو پہلے عادت تھی۔ اس کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ ایڈیٹر

ایک اور ستارہ ٹوٹا

پیارے حضرت مہدی علیہ السلام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہہ عاجز ایک نیا نشان جو کہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء مطابق ۲ر شوال بوقت تین بجے ناگہان آسمان پر ظاہر ہوا عرض کرتا ہے۔ کہ وقت مذکورۃ الصدر کو ایک گولہ آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور پھر بجلی کی کڑک کی طرح کڑکا۔ اور ستارون کی طرح روشنی عام و خاص آدمیون نے دیکھی۔ کمترین اس وقت ڈاک خانہ سے دور تھا کار سرکار کر رہا تھا۔ آج واپس بھیرہ مین آیا۔ تو بھیرہ والون نے بھی اس گولہ کی تصدیق کی بلکہ گرد و نواح کے آٹھہ آٹھہ کوس والے کہتے ہین۔ طرفہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ ہمارے ہی گاؤن پر ظاہر ہوا۔ وقت بھی ہر ایک کا مطابق پایا گیا ہے۔ مگر اندھون کو کیا فائدہ۔ ہر چند لوگون کو حضرت کی بیعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ شاید کوئی سعید روح فائدہ مند ہو اور موجب ثواب ہو۔ مگر ایسے کور باطن اور برائی کے گرویدہ لوگ ہو رہے ہین۔ کہ حضرت مہدی کی صداقت کے نشان پر نشان دیکھتے مین پیشگوئیان پوری ہوتی ہین مگر نہین سمجھتے ہین۔ ان لوگون کو دیکھ کر جو مسلمان کہلاتے ہین رونا آتا ہے۔ کہ اس امت کا کیا حشر ہو گا۔ جو کہ پیارے حضرت رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمودون کو بھی نہین مانتے۔ حضرت دعائے خیر فرماوین۔

عزیز الدین گرداور قانون گو بھیرہ تحصیل بھی آباد

دریافت طلب

مین چند سال سے کشمیر مین تجارت چرم و میوہ وغیرہ کرتا ہون اور اب تک میرا تعلق تجارت صرف راولپنڈی کے ساتھ رہا ہے اور اب مجھے یہ ضرورت درپیش ہے۔ کہ مجھے کلکتہ اور بمبئی مین اپنی احمدی بھائیون سے تعارف پیدا ہو جائے۔ اس لئے کلکتہ اور بمبئی سے اس مذاق کے بھائی مجھے اپنا پتہ تحریر فرماوین۔ تاکہ مین ان سے بذریعہ خط و کتابت چند امور دریافت کرون۔

محمد عبد اللہ احمدی تاجر از شوپین کشمیر مقام ناسنور

تبلیغ کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم مکرمی محمد بخش ٹیچر مظفر گڑھ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فاما بعد اینکہ۔ آپکے دو رقعے میرے پاس پہونچے۔ مین آپ کی عنایت کا از حد مشکور ہون میرا جواب نہ دینا امید کہ آپ کو ناگوار نہ گزرا ہو گا۔ وجہ نہ جواب دینے کی اہم مصروفیت تھی۔ اب بھی مدت کے بارہ بج چکے ہین۔ کہ قدرے فرصت نکال کر آپ کی عید کو بہت یاد کرتا ہون خدا آپکو امام کی معرفت عطا فرماوے۔ کیونکہ من لم یعرف امام وقتہ فمات موت الجاھلیۃ والی حدیث خوب تقاضا کرتی ہے۔ کہ انسان امامت کے دعویدار کے دعوے مین خوب غور کرین۔ اور اس بات کا بھی لحاظ رکھیوے کہ درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے اس معیار کو مد نظر رکھ کر امام کی صداقت کو پرکھے۔ اور کونوا مع الصادقین والی آیت پر عمل کر کے چند مدت حضرت اقدس کی صحبت مین بھی رہے مین شاید اپنی کمزوری اور پہلے گناہون کے گند کیوجہ سے جناب کو عمدہ نمونہ نہین دکھا سکا۔ ورنہ آپ کا کبھی ایسے سعید احمدی سے پالا پڑیگا جو آپ کو راہ راست پر لے آئیگا خدا کسی ایسے کی صحبت جناب کو نصیب کرے یہ مسلمان اب مردہ ہو چکے ہین۔ جس کی آمد کی انتظار آپ کو مدتون سے تھی وہ تو آچکا اور راور تجدید دین بھی بڑے زور شور سے کر رہا ہے اور آچکا ہے لیکن آپ لوگون نے نہ وقت کو پہچانا اور نہ امام کو شناخت کیا آپ کا کام تو صرف تسبیح کے منکے گھمانے کا اور ورد و ذکر کے رٹنے کا ہے جس کی وجہ کر بعض آدمیون کو تپ دق کی بیماری ہی ہو جاتی ہے سب کے آجکل مولویون اور مرشدون کی شکلون کو دیکھ کر مرزا صاحب کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

چہ روز خوش کہ میدیدم بدیدار چنین روہا را
بنازم دلبر خود را کہ بازم داد جنت را

میں نے سنا ہے کہ جناب کچھ میرے والد صاحب کو تسبیحون کے منکے پھرانے کی وصیت کر گئے تھے معلوم نہین کہ وہ منکے بازی کس حد تک کارگر ہوئی۔ میرے پر تو نہ کوئی اس کا اثر ہوا ہے اور نہ مجھے اس کا علم ہے۔ آجکل زمانے کے پرتو بدلے ہوئے ہین منکے بازیون کے زمانے نہین رہے لیکن آپ لوگون کو موجودہ زمانے کی روشنی سے فائدہ کی توقع بہت کم ہو سکتی ہے کیونکہ تاریکی پسند چمگادڑین اور الو اندھیری مین خوش رہتے ہین کیونکہ وہ تاریکی کے فرزند ہوتے ہین خدا آپ کو بصیرت کی آنکھہ عطا کرے۔ اور مُردے نہ موت دینے والے انسان کو جو دو ہزار برس سے سرزمین کشمیر مین مدفون ہے۔ خالق الطیور و محی الموتے مان کر خدا کا شریک ماننے سے بچاوے کیونکہ شرک کبھی بخشا نہین جاتا۔ اور آجکل کے بیچارے مسلمانون کا یہی عقیدہ ہے۔ بیشک اپنے چار پانچ مولویون سے یہی مسئلہ پوچھ کر اپنی تشفی کرا لیوین کہ وہ اور آپ کس حد تک عیسیٰ علیہ السلام خدا کے عاجز بندے کو خدا کا شریک گردانتے ہین اور پھر آپ سورہ فرقان کی پہلی دو تین آیات پڑھ کر خود مقابلہ کرین۔ کہ قرآن شریف آپکے فاسد اعتقاد کی کیسی دھجیان اڑاتا ہے۔ اللہ خالق کل شیٔ بیان ہوا ہے اور جن لوگون کو خدا کا شریک گردانا جاتا ہے انکی بابت لکھا ہے۔ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون۔ جب حال یہ ہے تو معلوم نہین آپکا عیسیٰ علیہ السلام کس طرح قاعدہ کلیہ سے نکلکر خالق الطیور و محی الموتی بن جاتا ہے خدا آپکے ان فاسد اعتقادون کی جڑھ نکالے اور آپکو راہ راست پر لاوے۔

والسلام۔ خاکسار غلام محمد۔ ہیڈ ماسٹر میانوالی

حقہ نوشی

کرمفرمائے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل
چند سطور حقہ نوشی کے متعلق اگر مناسب سمجہین۔ تو اخبار گوہربار
مین درج فرماکر ممنون فرمادین۔

فی زمانہ حقہ نوشی کا رواج اس قدر ترقی پر ہے۔ کہ
مسلمانون کا کوئی گھر اس سے خالی نظر نہین آتا۔ خاص کر صوبہ
پنجاب مین تو حقہ مسلمانون کے گلے کا ہار ہوگیا ہے۔ اُٹھتے
بیٹھتے چلتے پہرتے غرض کسی حالت مین بھی یہ تیر کمان والا
جن کسی آدمیون کے گلے سے اُترتا نظر نہین آتا۔ بعض وقت
تو یہ خاصہ شیطان کا مددگار بن جاتا ہے۔ اس حقیقت کو
ماہ رمضان کے مہینے مین حقہ نوش خوب جانتا ہے۔ مین
افسوس کے ساتہہ اس بات کا اظہار کئے بغیر نہین رہ سکتا
کہ بعض احمدی جماعت کے افراد بھی اس موذی کے پنجہ مین گرفتار
نظر آتے ہین۔ خواہ مخواہ اس کو دو تین آنے ماہوار اس کا
نذرانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہی دو تین آنے ماہوار کی قلیل
رقم بطور چندہ جمع کرکے کسی کار خیر مین لگائی جاوے۔ تو
ایک عظیم الشان اسلامی کام کے سرانجام کا باعث ہوسکتی
ہے۔ کم از کم اس رقم کے ذریعے چار لاکہہ احمدیون مین سے
صرف حقہ نوش اپنی عادت کو ترک کرکے ایک معقول وظیفہ
پر ہر چوتھے سال قادیان سکول سے ایک دو طلبار کو کالج
کی تعلیم پانے کے لئے بھیج سکتے ہین۔ فقط

خاکسار غلام نبی مدرس گورنمنٹ سکول میانوالی

حضرت اقدس حقہ نوشی اور اس کی مجالس کو بہت ناپسند
فرماتے ہین اور اکثر احمدی مخلصین نے جن کو پہلے عادت
تہی۔ اس کو بالکل ترک کردیا ہے۔ ایڈیٹر

ایک اور ستارہ ٹوٹا

پیارے حضرت مہدی علیہ السلام۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہہ
عاجز ایک نیا نشان جو کہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء مطابق ۲ شوال
بوقت تین بجے ناگہان آسمان پر ظاہر ہوا عرض کرتا ہے۔ کہ
وقت مذکورۃ الصدر کو ایک گولہ آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور پھر بجلی
کی کڑک کی طرح کڑکا۔ اور ستارون کی طرح روشنی عام وخاص آدمیون
نے دیکھی۔ کمترین اس وقت ڈاک خانہ سے دور تہا کار سرکار
کررہا تہا۔ آج واپس بہوئہ مین آیا۔ تو بہوئہ والون نے بھی اس
گولہ کی تصدیق کی بلکہ گرد ونواح کے آٹہہ آٹہہ کوس والے کہتے
ہین۔ طرفہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ ہمارے ہی گاؤن
پر ظاہر ہوا۔ وقت بھی ہر ایک کا مطابق پایا گیا ہے۔ مگر

اندہون کو کیا فایدہ۔ ہر چند لوگون کو حضرت کی بیعت کی
طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ شاید کوئی سعید روح فایدہ مند
ہو اور موجب ثواب ہو۔ مگر ایسے کور باطن اور برائی کے
گرویدہ لوگ ہو رہے ہین۔ کہ حضرت مہدی کی صداقت
کے نشان پر نشان دیکھتے ہین پیشگوئیان پوری ہوتی ہین
مگر نہین سمجہتے ہین۔ ان لوگون کو دیکہہ کر جو مسلمان کہلاتے
ہین رونا آتا ہے۔ کہ اس اُمت کا کیا حشر ہوگا۔ جو کہ
پیارے حضرت (علیہ الصلوۃ والسلام) کے فرمودون کو
بھی نہین مانتے۔ حضرت دعائے خیر فرمادین۔

عزیز الدین گرداور قانون گو بہوئہ تحصیل عیسیٰ آباد

دریافت طلب

مین چند سال سے کشمیر مین
تجارت چرم ومیوہ وغیرہ کرتا ہون
اور اب تک میرا تعلق تجارت صرف راول پنڈی کے ساتہہ
رہا ہے اور اب مجھے یہ ضرورت درپیش ہے۔ کہ مجھے
کلکتہ اور بمبئی مین اپنی احمدی بہائیون سے تعارف پیدا ہو
جائے۔ اس لئے کلکتہ اور بمبئی سے اس مذاق کے
بہائی مجھے اپنا پتہ تحریر فرمادین۔ تاکہ مین اُن سے بذریعہ
خط وکتابت چند اُمور دریافت کرون۔

محمد عبد اللہ احمدی تاجر از شوپین کشمیر مقام ناسنور

تبلیغ کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مکرمی محمد بخش ٹیچر مظفر گڑھ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فاما بعد اینکہ۔ آپکے دو رقعے
میرے پاس پہونچے۔ مین آپ کی عنایت کا از حد مشکور ہون
میرا جواب نہ دینا اُمید کہ آپ کو ناگوار نہ گزرا ہوگا۔ وجہ نہ جواب
دینے کی اہم مصروفیت تہی۔ اب بہی مدت کے بارہ بج چکے
ہین۔ کہ قدرے فرصت نکال کر آپ کی عید کو بہت یاد کرتا ہون
خدا آپکو امام کی معرفت عطا فرماوے۔ کیونکہ من لم یعرف امام
وقتہ فمات موت الجاھلیۃ والی حدیث خوب تقاضا کرتی
ہے۔ کہ انسان امامت کے دعویدار کے دعوے مین خوب غور
کرین۔ اور اس بات کا بھی لحاظ رکھہ لیوے کہ درخت اپنے
پہلون سے پہچانا جاتا ہے اس معیار کو مدنظر رکھہ کر امام کی
صداقت کو پرکھے۔ اور کونوا مع الصادقین والی آیت پر
عمل کرکے چند مدت حضرت اقدس کی صحبت مین بھی رہے
مین شاید اپنی کمزوری اور پہلے گناہون کے گند کی وجہ سے
جناب کو عمدہ نمونہ نہین دکہا سکا۔ ورنہ آپ کا کبھی ایسے
سعید احمدی سے پالا پڑیگا جو آپ کو راہ راست پر لے آئیگا
خدا کسی ایسے کی صحبت جناب کو نصیب کرے یہ مسلمان
اب مُردہ ہو چکے ہین۔ جس کی آمد کی انتظار آپ کو مدتون سے
تہی وہ تو آچکا اور اور تجدید دین بھی بڑے زور وشور سے
کر رہا ہے اور آچکا ہے لیکن آپ لوگون نے نہ وقت کو
پہچانا اور نہ امام کو شناخت کیا آپکا کام تو صرف تسبیح کے
منکے گہمانے کا اور ارہ ذکر کے رٹنے کا ہے جس کی وجہ سے
بعض آدمیون کو تپ دق کی بیماری ہی ہو جاتی ہے سب کے
آجکل مولویون اور مرشدون کی شکلون کو دیکہہ کر مرزا صاحب کا
یہ شعر یاد آتا ہے ؎

چہ روز خہا کہ میدیدم بدیدار چنین روہا ر
بنازم دلبر خود را کہ بازم داد جنت را

مین نے سنا ہے کہ جناب کچہہ میرے والد صاحب کو تسبیحون کے
منکے پہرانے کی وصیت کرگئے تہے معلوم نہین کہ وہ منکے بازی
کس حد تک کارگر ہوئی۔ میرے پر تو نہ کوئی اس کا اثر ہوا ہے اور نہ
مجھے اس کا علم ہے۔ آجکل زمانے کے پہ تو بدلے ہوئے ہین
منکے بازیون کے زمانے نہین ہے لیکن آپ لوگون کو موجودہ
زمانے کی روشنی سے فایدہ کی توقع بہت کم ہوسکتی ہے کیونکہ
تاریکی پسند چمگادڑین اور اُلّو اندھیری مین خوش رہتے ہین کیونکہ
وہ تاریکی کے فرزند ہوتے ہین خدا آپ کو بصیرت کی آنکھ عطا
کرے۔ اور سے تجئے موتنے والے انسان کو جو دو ہزار برس
سے سرزمین کشمیر مین مدفون ہے۔ خالق الطیور ومحی الموتے
مان کر خدا کا شریک ماننے سے بچاوے کیونکہ شرک کبھی بخشا
نہین جاتا۔ اور آجکل کے بیچارے مسلمانون کا یہی عقیدہ
ہے۔ بیشک اپنے چار پانچ مولویون سے یہی مسئلہ پوچہہ کر اپنی تشفی
کرالیوین کہ وہ اور آپ کس حد تک عیسیٰ علیہ السلام خدا کے
عاجز بندے کو خدا کا شریک گردانتے ہین اور پہر آپ سورہ
فرقان کی پہلی دو تین آیات پڑہہ کر خود مقابلہ کرین۔ کہ قرآن شریف
آپکے فاسد اعتقاد کی کیسی دھجیاں اُڑاتا ہے۔ اللہ خالق کل شیئ
بیان ہوا ہے اور جن لوگون کو خدا کا شریک گردانا جاتا ہے انکی
بابت لکہا ہے۔ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون۔ جب حال
یہ ہے تو معلوم نہین آپکا عیسیٰ علیہ السلام کس طرح قاعدہ کلیہ سے
نکلکر خالق الطیور اور محی الموتی بن جاتا ہے خدا آپکے اس
فاسد اعتقاد کی جڑہ نکالے اور آپکو راہ راست پر لاوے۔

والسلام۔ خاکسار غلام محمد ہیڈ ماسٹر میانوالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ - نومبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

قذف فی قلوبھم الرعب

ترجمہ - خدا تعالیٰ نے اُن کے دلون مین رُعب ڈالدیا

وعد غیر مکذوب

ترجمہ - یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا - یعنے ضرور پورا ہو کر رہے گا

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مولوی معین الدین صاحب بکٹ گنج پشاور
فقیر - گھرپاکہ - ناگہ - سیالکوٹ
مسماۃ فاطمہ - شرقپور - ضلع لاہور
غلام نبی صاحب خواجہ رسدر - زنجیر بازار مانڈلے برہما
شمس الدین ولد فضل دین " " "
غلام نبی ولد محکم دین صاحب - زنجیر بازار مانڈلے برہما
شمس الدین ولد فتح الدین " " "
فضل دین کلرک چیف کورٹ - لاہور
دین احمد عرف لبھو - ماہل پور - ہوشیار پور
غلام محمد - " " "

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہین وے جو اپنی جانون اور اپنے مالون کو خدا تعالیٰ کی راہ مین قربان کرتے ہین کیونکہ خدا اُن سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فایدہ مند کرتا ہے

لنگر سب سے اول مین اس عرضداشت کی ذیل مین احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہون جو موجودہ مصارف مین سے سب سے زیادہ اہم ہے لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ مین ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہین ہے جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا رہے لنگر کے اخراجات بہ سبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور دیگر ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہین احباب کو چاہیئے کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس بھیجا کرین اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالیانہ کے ایام قریب آتے ہین اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ جمع کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہان جہان انجمنین بن چکی ہین وہان کے سیکرٹریون کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے - اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہین کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام مین ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہین اور وہ اب کے بھی امید ہے کہ ایسا ہی کرین گے اور دوسری انجمنین بھی ان کے اس نیک نمونہ سے فایدہ اٹھائین گی - لنگر کا روپیہ وہ ہے - جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ مین جاتا ہے اور انہین مبارک ہاتھون سے خرچ ہوتا ہے - پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ مین رہے گا -

کوئی ہے جو دینی کامون کیواسطے اپنی لائف وقف کرے برادران! ایک اور نہائت ضروری اور اہم مسئلہ کی طرف بھی مین اس وقت توجہ دلاتا ہون - بدین امید کہ اس صدا کا جواب کم از کم سالیانہ جلسہ پر سننے مین آجاوے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ سلسلہ جس طرح روز افزون ترقی کر رہا ہے - اس کے انتظامی امور مین محکمہ جات بھی قائم ہوتے جاتے ہین - مینے وہ وقت دیکھا ہے کہ جب مین پہلی دفعہ ۱۹۰۱ء کے موسم سرما مین حضرت مسیح موعود کی خدمت مین حاضر ہوا تھا تو صرف ایک مہمان پہلے تھا اور دوسرا مین تھا - اس وقت مہمانون کو کھانا کھلانے والا

مہمانون کی خاطر تواضع کرنے والا۔ نئے آنے والون کو وعظ سنانے والا۔ کتابین تصنیف کرنے والا۔ ان کی چھپوائی کا انتظام کرنے والا۔ کتابون کو پیکٹ کرنے والا۔ ان کے فروخت کا انتظام کرنے والا۔ پیکٹون پر پتے لکھنے والا خطون کا جواب دینے والا۔ میر عمارت۔ مہتمم باغ۔ مہتمم مساجد اخبارون کے واسطے مضامین نویس جو کچھہ بھی تہا صرف ایک وجود تہا۔ اب یہ تمام کام اس قدر بڑھ گئے ہین۔ کہ صرف پیکٹون کے بند کرنے اور روانہ کرنے کے کام پر اس وقت اس جگہ کم از کم چار مستقل دفتری ہون گے۔ غرض یہ تمام کام دن بدن بڑھتے جاتے ہین اور ہر ایک محکمہ کے واسطے ایک نہین بلکہ کئی ایک محنتی اور ہوشیار آدمیون کی ضرورت ہے۔ مدرسہ کے واسطے ہیڈ ماسٹر اور اس کے ایسے اسسٹنٹ جو وقت ضرورت ہیڈ ماسٹری کا کام دے سکین میگزین کے واسطے ایڈیٹر اور اس کے ایسے اسسٹنٹ جو وقت ضرورت ایڈیٹری کا کام بھی دے سکیں علیٰ ہذا القیاس محکمہ میگزین۔ محکمہ مقبرہ۔ محکمہ سکرٹری۔ محکمہ محاسب۔ محکمہ نظارت وغیرہ ان تمام محکمون کے واسطے کہین افسر اور کہیں محررون کی ضرورت رہتی ہے۔ اور سب سے زیادہ مدرسہ مین ایسے آدمیون کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے۔ جو محض اللہ تعالےٰ کی خاطر اس کام کو اختیار کرین۔ قوت لایموت پر صابر ہون اور اپنی اس خدمت کا اجر خدا سے چاہنے والے ہون اور اُن عاجز انسانون سے خوشامد اور خاطر داری کے امیدوار اور خواہشمند نہ ہون جو اُن سے پہلے یہان رہتے ہین۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے راہ مین ہر طرح کی تکالیف اُٹھا کر اپنے ربّ کو راضی کر لینے والے ہون۔ کیا قوم مین ایسے لائق افراد موجود نہین ہین۔ جو اپنی لائف کو قربان کر دین۔ مین اور ضرور ہین اور یہ وقت ہے۔ کہ وہ باہر نکلین کیونکہ اس وقت باوجود اس قدر محکمون کے یہان کارکن آدمی بہت ہی تھوڑے ہین۔ جو ان کامون سے واقف ہون۔ جو ہین۔ وہ بعض تو میری مانند بقول ایک بزرگ سر کنڈون کا ڈھانچہ ہین۔ مشت استخوان اور اس پر ایک خفیف سے چمڑے کا غلاف۔ اس وجود کے سپرد ایک اخبار کی اڈیٹری اور مینجری۔ اور حضرت اقدس عم کے خطوط کا جواب لکھنا۔ مدرسہ کی انسپکٹری۔ محاسبہ دفاتر انجمن کی نظارت۔ مجلس ناظم کی ممبری اور مقامی انجمن کی سکرٹری شپ مفصلات اور ان سب سے بڑھ کر ڈاک ولایت۔ کیا مین ان سب کامون کو جیسا حق کرنے کا ہے۔ ویسا کر سکتا ہون۔ کوئی کیا اعتراض کرے گا۔ مین خود ہی اپنے آپ پر معترض ہون

کہ مجھہ سے ان کامون کا حق ادا نہین ہو سکتا۔ گو محررون کی امداد بھی ہے۔ مگر پھر بھی جب تک انسان خود محنت نہ کرے۔ کوئی کام عمدگی سے کس طرح سرانجام ہو سکتا ہے اور بعض عہدہ دار اگر بفضلہ تعالیٰ مضبوط کانسٹی ٹیوشن اور اچھی صحت رکھنے والے ہین جیساکہ مولوی محمد علی صاحب تو ایڈیٹری میگزین انگریزی اور ایڈیٹری میگزین اُردو سکرٹری شپ مجلس معتمدین اور سکرٹری شپ مجلس ناظم اور انتظام ایک حصہ محکمہ عمارت اور نگرانی محکمات متفرقہ اور دیگر اس قدر کام اُن پر ڈال دئے گئے ہین۔ کہ اگرچہ میری طرح ان کی نسبت یہ تو نہین کہا جا سکتا۔ کہ وہ ان تمام کامون کا حق نہین ادا کر سکے۔ کیونکہ وہ نہایت محنت اور سردردی کے ساتھہ ہر ایک کام کو بخیر و خوبی سرانجام دے رہے ہین لیکن یہ کہنا غالباً صحیح ہوگا کہ اس قدر محنت کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ دو چار سال مین ہی ان کی صحت کا یہ حال ہو گیا ہے۔ کہ کبھی درد شکم کا دورہ ہے۔ اور کبھی درد شانہ کا۔ غرض ان کی صحت ٹھیک نہین رہی اور اگر ایسا ہی بوجھہ اُن پر رہا تو خوف ہے۔ کہ رفتہ رفتہ میرے ہی ساتھی آ بنین۔ ان دو قسمون کے علاوہ تیسرے قسم کے وہ بزرگ ہین جو اپنی خداداد طاقتون کے ساتھہ باوجود پیرانہ سالی کے اس قدر محنت سے کام کرتے ہین۔ کہ میرے جیسے جوانون کو (اگر یہ لفظ میرے لئے بولنا جائز ہے تو) کبھی وہم بھی نہین ہو سکتا ہے۔ کہ اتنا کام کر سکین جیساکہ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب ہین مگر بقول حضرت مسیح موعود یہ بزرگان جلد اپنے خدا سے ملنے والے ہین اور قوم کے مستعد اور ہونہار نوجوانون کا فرض ہے کہ وہ ان ایام کو غنیمت جان کر ان بزرگون کی صحبت سے اچھی طرح مستفیض ہون اور ان کے رنگ مین رنگین ہوکر علوم روحانی کے وارث بنین۔

غرض قادیان کا موجودہ اسٹاف اس کی روزافزون ترقی کے مقابل مین بہت ہی تھوڑا ہے اور اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ قوم کے ہونہار نوجوان اپنی لائف ان خدمات کے واسطے قربان کرین۔

کوئی ہے جو اس آواز کو سُنے اور قبول کرے؟

امداد خاص کی ضرورت ایک معزز خاندانی بزرگ ہندوستان کے رہنے والے۔ کچھہ انقلاب زمانہ سے اور کچھہ غیر احمدیون کی مخالفت کے سبب سے بیکار ہوکر مقروض اور پریشان ہو رہے ہین اور معزز احباب سے امداد دُعا کے خواستگار ہین۔ نیز یہ صاحب پُرانے خاندانی طبیب ہین اگر کوئی صاحب علاج کے واسطے ان کو بلانا چاہین تو بذریعہ اڈیٹر خط و کتابت کرین۔ کیونکہ چندروز سے یہان آئے ہوئے ہین۔

دُعا مدد برادر عبدالغنی صاحب کنجاہ ضلع گوجرات والے احباب سے درخواست کرتے ہین کہ وہ ان کے لئے دُعا کرین۔ کہ اللہ تعالےٰ گذشتہ گناہون کو معاف کرے اور آئندہ اعمال صالح کی توفیق عطا کرے۔

محمد صدیق صاحب اپنے بیمار بھائی بابو عظیم اللہ کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ شفا دے آمین۔

مولوی محمد سعید صاحب حیدرآباد دکن سے لکھتے ہین کہ مولوی سیّد عبدالرحیم صاحب کٹکی ثم حیدرآبادی بعارضہ ذیابیطس علیل ہین۔ سید صاحب فاضل اور مخلص احمدی ہین۔ احباب ان کی صحت کے واسطے دُعا کرین۔

استفسار بہت سے دوست یہ رائے دیتے ہین۔ کہ بدر مین عام خبرین ضرور ہونی چاہئین۔ ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع فرمادین۔

ضرورت مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو ایڈیٹوریل کام مین میری امداد کر سکے۔

محمد صادق ایڈیٹر بدر

خطون کے جواب الگ نہین ملینگے آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جاوینگے الگ خطوط نہین لکھے جاوین گے۔ جو صاحب الگ جواب چاہین وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھہ بھیجدیا کرین۔ ایسی قلیل قیمت مین جو اخبار کے واسطے لیجاتی ہے۔ فنڈ اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہین ہو سکتا۔

الخطبہ ۱۱ ضلع گوجرانوالہ یا سیالکوٹ مین سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہئیے۔

مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال خواندہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو۔ بہرصورت خواندہ ہو۔ آمدنی صعہ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو۔ خط ملفوف ہو۔

المشتہر عبداللہ درزی احمدی۔ جھنڈو ساہی۔ ڈسکہ۔ سیالکوٹ

حضرت عیسیٰ کی وفات پر ایک اور شہادت

ابن جریر کی ایک روایت کہ حضرت عیسیٰ مر گئے

اسلامی دنیا کیا بلکہ یورپ امریکہ کی کتاب خوان دنیا بھی حضرت ابن جریر علیہ الرحمۃ کے نام سے واقف ہے۔ کیونکہ آپ کی کتابیں نہایت عزت کے ساتھ اُن ممالک میں چھاپی جاتی اور شائع کی جاتی ہیں۔ ابن جریر تیسری صدی کے ایک بڑے مفسر اور مشہور مورخ مجتہد مطلق گذرے ہیں اور صاحب علوم مذہب اسلامیہ میں آپکا ایسا رتبہ تھا اور لوگ یہاں تک آپکے قائل ہوئے کہ ایک خاص فرقہ آپکے نام پر جریریہ کہلاتا تھا۔ اہل حدیث کے نزدیک آپ سب سے بڑھ کر قابل اعتبار مفسر قرار دئے گئے ہیں۔ ایک ضخیم تفسیر قرآن شریف کی اور ایک ضخیم کتاب تاریخ کی آپ کی تصانیف میں سے بہت کثرت سے چھاپی اور پڑھی جاتی ہے۔ آپنے اپنی کتاب تاریخ طبری کے صفحہ ۷۳۹ جلد دوم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیمتعلق ایک روایت لکھی ہے جو ذیل میں درج کیجاتی ہے اجگہ ہم یہ بحث نہیں کرنا چاہتے۔ کہ یہ روایت صحیح ہے یا اس پر کوئی جرح ہو سکتی ہے یہ غلط ہو یا صحیح ہو۔ بہرحال اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ تیسری صدی میں ایسی روایات کا ایک ایسے بزرگ عالم کی قلم سے نکلنا اور اس کثرت سے شائع ہونا اور اُسپر کسی مسلمان عالم کا اظہار مخالفت نہ کرنا اس امر کو پایۂ ثبوت پر پہونچاتا ہے۔ کہ اس وقت تک جب یہ کتاب شائع ہوئی مسلمانوں کے علماء اگر سب نہیں تو اس کثرت کے ساتھ وفات مسیح کے قائل تھے۔ کہ اس کے برخلاف قلم اُوٹھانا کسی نے ضروری نہ سمجھا۔ اور اُن کے نزدیک حضرت عیسےٰ کے مرجانے کا قائل ہونا کوئی ایسا امر نہ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ باہمی اختلاف ڈالنے کی کوشش کرتے اور وہ اس زمانہ کے علماء کی طرح حضرت عیسےٰ کے ایسے شیدائی نہ تھے۔ کہ اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو خود ہی کہتے پھریں کہ وہ فوت ہوگئے اور اگر حضرت عیسیٰ کے متعلق کوئی کہے۔ کہ وہ مرگئے تو جھٹ اپنے کفر کے بقچہ کو کھول کر سارے کا سارا اُسپر الٹ دیں اور ایسے نیلے پیلے ہو جاویں۔ کہ گویا عیسےٰ ہی ان کا خدا ہے۔ اور اس کے مرنے سے وہ نابود ہو جاوینگے۔ اس امر کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ بزرگ مصنف تیسری صدی میں گذرے ہیں۔ اور تین ہی صدیاں قرون اولیٰ میں داخل ہیں اور ان کے بعد فیج اعوج ہے پس جو تفسیریں فیج اعوج میں لکھی گئیں ان کی روائتیں اس کے مقابل میں کوئی قدر نہیں رکھ سکتیں۔ اب ہم اصل روایت بمعہ ترجمہ اس جگہ نقل کرتے ہیں۔

عن ابن سلیم الانصاری ثم الزرقی قال کان علے امرأة منا نذر لتظهرن علی راس الجماء جبل بالعقیق من ناحیة المدینه قال فظهرت معها اذا استوینا علی راس الجبل اذا قبر عظیم۔ علیه حجران عظیمان حجر عند راسه وحجر عند رجلیه فیهما کتاب بالمسند لا ادری ما هو فاحتملت الحجرین معی حتی اذا کنت ببعض الجبل منهبطا ثقلا علی فالقیت احدهما و هبطت بالاخر۔ فعرضته علی اهل السریانیه هل یعرفون کتابه فلم یعرفوه وعرضته علی من یکتب بالزبور من اهل الیمن ومن یکتب بالمسند۔ فلم یعرفوه قال فلما لم اجد احداً من یعرفه القیتهٔ تحت التابوت لنا فمکث سنین ثم دخل علینا ناس من اهل ماه من الفرس یبتغون الخرز فقلت لهم هل لکم من کتاب فقالوا نعم فاخرجت الیهم الحجر فاذا هم یقرءونه فاذا هو بکتابهم هذا قبر رسول الله عیسے ابن مریم عم ارسل الی هذه البلاد۔ فاذا هم کانوا اهلها فی ذلك الزمان نات عندهم فدفنوه علی راس الجبل۔

ترجمہ۔ ابن سلیم انصاری کہتے ہیں کہ ہماری مستورات میں سے ایک عورت نے جبل جما پر جانے کی نذر مانی ہتی اس وجہ سے مجھے بھی اس کے ساتھ اُس پر جانے کا اتفاق ہوا۔ جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے۔ تو وہاں ایک بڑی عظیم الشان قبر دیکھی۔ جس کے دونوں طرف یعنے سر اور پاؤں کی جانب دو بڑے بڑے پتھر پڑے تھے۔ جن پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ چونکہ میں اس کتبہ کو پڑھ نہ سکا۔ ان دونوں پتھروں کو میں نے ساتھ اوٹھا لیا اور اس وجہ سے کہ وہ پتھر بھاری تھے میں نے ایک کتبہ کو اُترتے ہوئے پہاڑ پر ہی پھینک دیا۔ دوسرا کتبہ جو میں ساتھ لایا تھا۔ پہلے اپنے ہاں کے سریانی عالموں اور اسی طرح بعد ازاں اہل یمن کے زبور نویسوں کی خدمت میں پیش کیا اور اس وجہ سے کہ ان میں سے اس کو کوئی نہ پڑھ سکا وہ کتبہ ہمارے گھر میں کئی سال پڑا رہا اور مُدت کے بعد ہمارے یہاں ملک فارس کے چند اہل ماہ آئے باتوں ہی باتوں میں اس کتبہ کا ذکر آگیا تو میں نے ان کو یہ کتبہ نکال کر دیا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ یہ ہمارے عیسیٰ بن مریم رسول اللہ عم کی قبر کا کتبہ ہے۔ جو ہمارے بلاد میں رسول کر کے بھیجے گئے تھے۔ اُن کے مرنے کے بعد انکو اس پہاڑ پر دفن کیا گیا ہے۔ کتبہ پر یہ عبارت لکھی ہتی۔

یہ حضرت عیسےٰ کی قبر ہے۔ جو ان بلاد میں رسُول بھیجے گئے تھے۔

ایک عبرتناک واقعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم۔ برادرم مکرم جناب مفتی صاحب زاد عنایتہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مسیح الزمان کا ایک اور بدزبان مخالف ہلاک ہُوا۔ جسکی کیفیت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس کو اپنے اخبار گوہر بار میں براہ نوازش درج فرماویں شاید کسی کو عبرت ہو۔

یہاں گوجرات میں ایک نوجوان شخص بڑا دولت مند اور ذی وجاہت تھا۔ چونکہ وہ مخالف مسلمانوں میں سے تھا۔ اس لئے حضور کے ایک غریب خادم کو جو اس کے پاس مزدوری کرنے کے لئے جایا کرتا تھا ہمیشہ چھیڑتا اور تمسخر وغیرہ کرتا تھا۔ اور حضور کے حق میں سخت بے ادبی کے کلمات بولا کرتا تھا۔ اس خادم نے اس کو بارہا منع کیا اور کہا کہ تو جو مجھے جو تیرا دل چاہے۔ کہہ لے مگر حضرت کے حق میں ایسے ناپاک کلمات بولنے سے باز آ جا مگر اُس نے کچھ پرواہ نہ کی اور اپنا یہ گندہ وطیرہ ترک نہ کیا۔ اس خادم نے تنگ آکر اس کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ خدا کی قدرت ایک روز وہ گھوڑے پر سوار جا رہا تھا کہ یکایک گھوڑے سے گر پڑا اور اس کا سر چوٹ لگنے سے سخت مجروح ہوا۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں کا علاج معالجہ شروع ہوا مگر اس کو کچھ آرام نہ ہوا آخر بڑی حسرت کے ساتھ دس بارہ روز نہایت عذاب کی حالت میں گرفتار رہ کر دُنیا سے کوچ کیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ واقعی جو شخص حضور کی توہین اور بے ادبی پر کمر باندھ لیتا ہے اور باز نہیں آتا وہ جلدی اپنی سزا کو پہونچتا ہے اور حسرت کی موت کا مزہ چکھ لیتا ہے۔ خداوند تعالیٰ مخلوقات کو بصیرت عطا فرماوے اور توفیق دے کہ وہ اس کے رسول کو پہچانیں اور اس کے دامن میں داخل ہو کر برکات حاصل کریں۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار [illegible]

از گجرات۔ ۱۰ / نومبر ۱۹۰۶ء

تعصب اور حق پوشی کا تازہ نمونہ

۲۸۔ شعبان ۱۳۲۵ھ کے البحم میں ایک مضمون میری نظر سے گذرا۔ جس کا عنوان ہے "انصاف اور حق طلبی کی زندہ مثال" اس مضمون کو دیکھ کر ہم کو سخت افسوس ہوا کہ مولوی عبد الشکور صاحب کو ایسی سفسطہ پردازی کرتے ہوئے خدا کا بھی کچھ خوف نہیں آیا۔ کیونکہ مولوی رونق علی صاحب سے نہ تو مناظرہ ہوا اور نہ مولوی صاحب موصوف نے توبہ کی۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی رونق علی صاحب کے رسالہ الدلیل المحکم سے قصبہ رودلی میں عجیب شورش مچ گئی اور مخالفت کی آگ بھڑک اوٹھی اور تمام لوگوں میں ایسی برہمی پھیل گئی۔ جو بیان سے باہر ہے پھر کچھ لوگوں کی تحریک سے حکیم خدا بخش نے باستعانت چند مولویوں کے اس رسالہ کا جواب لکھ کر شائع کیا۔ جو ناکافی اور غیر معقول ثابت ہوا ہے۔ پھر بغیر اس کے کہ مولوی رونق علی صاحب کو مناظرہ کے لئے باضابطہ چیلنج دیا جاتا اور باقاعدہ طور پر تاریخ و مقام متعین ہو کر مناظرہ کا اعلان ہوتا۔ مولوی عبد الشکور صاحب مع مولوی عبد الحکیم صاحب ۲۶۔ شعبان کو وارد رودلی ہوئے اور بطور خود چودھری خلیل الرحمن صاحب کی مسجد میں حکیم خدا بخش کے ذریعہ سے اہالیان رودلی کو جمع کیا اور چند آدمی مولوی رونق علی صاحب کے مکان پر جاکر مولوی صاحب موصوف کو بلطائف الحیل اس مجمع میں لاکر گھیر لیا۔

جلسہ کی صلاحیت کا اندازہ اسی سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی تو مولوی رونق علی صاحب کی طرف دیکھ کر سر ہاتھ مٹکاتا تھا۔ کوئی موہنہ چڑہاتا تھا۔ کوئی تمسخر اور ٹھٹھا کرتا تھا۔

اس عامیانہ ہجوم کے اندر مولوی عبد الشکور صاحب نے عوام الناس کی مخالفانہ یورش کی اعانت سے مولوی رونق علی صاحب کو بحث کے لئے مجبور کیا۔

ایسی پُرجوش اور برافروختہ بھیڑ میں جیسا کچھ مناظرہ ہو سکتا ہے۔ ناظرین بخوبی خیال کر سکتے ہیں لیکن مجبوراً مولوی رونق علی صاحب نے بحث شروع کی اور ایک ضابطہ پیش کیا۔ کہ ہر ایک فریق اس ضابطہ کی پابندی کے ساتھ اپنا اپنا دعوے ثابت کرے۔ اگرچہ ضابطہ نہائت ہی باضابطہ تھا۔ لیکن مولوی عبد الشکور صاحب نے کسی طرح اس ضابطہ کو منظور نہیں کیا۔ جس سے بخوبی ثابت ہو گیا۔ کہ مولوی عبد الشکور صاحب اوس ضابطہ کے موافق حضرت عیسےٰ کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا نہیں ثابت کر سکتے۔

پھر بہت کچھ طول طائل گفتگو کے بعد مولوی عبد الشکور صاحب نے ایک بالکل بے اصل قاعدہ اختراع کر کے مولوی رونق علی صاحب کو اس قاعدہ کے موافق وفات مسیح ثابت کرنے کے لئے مجبور کیا ناچار مولوی رونق علی صاحب نے چند دلیلیں پیش کیں۔ جن کو مولوی عبد الشکور صاحب نے احتمالات وہمیہ فرضیہ کی بناء پر اپنے ایجاد کردہ قاعدہ کے موافق غیر واجب القبول ٹھہرایا۔ پس مولوی رونق علی صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آپ کے اس قاعدہ کی رُو سے ہماری یہ دلیلیں آپ کے لئے واجب القبول نہیں ہیں۔ لیکن اب آپ اسی اپنے قاعدہ کے موافق حضرت عیسیٰ کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا ثابت کیجئے۔

اگرچہ مولوی عبد الشکور صاحب کی سچائی اور ایمانداری یہی تھی۔ کہ اوسی وقت اور اوسی جلسہ میں رفع جسمانی کی کوئی ایسی دلیل پیش کرتے۔ جو خود اونہی کے قاعدہ کے موافق اون ایرادات سے محفوظ ہوتی جو مولوی رونق علی صاحب کی پیش کردہ دلیلوں پر وارد کئے گئے تھے۔ لیکن افسوس کہ مولوی عبد الشکور صاحب نے کوئی دلیل نہیں پیش کی۔ اور یہ فرمایا۔ کہ ہم اپنی دلیل کارروائی مناظرہ کے ساتھ طبع کر دیں گے۔ تب دیکھ لیجئے گا۔

پھر اوسی کے ساتھ ہی غُل مچوا دیا کہ مولوی رونق علی صاحب قائل ہو گئے قائل ہو گئے۔ توبہ کر لی توبہ کر لی اب ناظرین غور کریں۔ کہ مولوی عبد الشکور صاحب کی یہ کارروائی کہاں تک قابل وقعت ہو سکتی ہے۔ جہاں تک معلوم ہے۔ بجز جاہلوں یا سخت متعصب مخالفوں کے اہل انصاف نے مولوی عبد الشکور صاحب کی اس کارروائی کو نہائت نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور ہم لوگوں کو تو بخوبی یقین ہو گیا کہ ان ملانوں کے پاس بجز سب وشتم اور فتوے تکفیر یا اسی قسم کی چالاکیوں اور ایذا دہی کے کوئی معقول دلیل نہیں ہے۔

مناظرہ نہیں نہیں بلکہ مخادعہ کا اجمالی نقشہ ہم نے ناظرین کے پیش نظر کر دیا ہے اور تفصیلی بحث اس وقت کریں گے جب مولوی عبد الشکور صاحب کی طرف سے کارروائی شائع ہوگی۔

تفضل حسین - رودلوی

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۶
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۲
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	½

یہ اُجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعائیت نہ ہوگی۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا۔ کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر کے حساب اُجرت کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور ملاحظہ فرمالیں۔

۶۔ یہ اُجرت متواتر اشتہار دیئے جانے کی ہے درمیان میں چھوٹنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زیادہ اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کرے۔

حضرت مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

الہام کی فلاسفی

اپنی جماعت کے ایک دوست نے اپنے بعض الہامات اور پھر اُن میں ایک وقت شیطانی دخل کا اور اپنی خوابوں اور مکاشفات کا ذکر کرتے ہوئے ایک تحریر حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں بھیجی جس کے جواب میں حضرت اقدس نے ان کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں وضاحت کے ساتھ حضور نے بیان فرمایا ہے۔ کہ سچا الہام کن لوگوں کو ہو سکتا ہے۔ عام فایدہ کے واسطے وہ خط شائع کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے یہ تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میں اس بات سے انکار نہیں کرتا۔ کہ انسان مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکتا ہے ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بڑا مشکل امر ہے۔ جب تک انسان فنا کی حالت تک نہ پہونچے۔ اور وہ خدا کی سخت آزمائشوں کے وقت صادق نہ ٹھہرے اور کئی موتیں اس پر وارد نہ ہوں اور کسی قسم کی تلخیاں خدا کی راہ میں نہ اٹھا دے اور جب تک کہ ہر ایک قسم کی نفس پرستی اور عجب یا شہرت کی خواہش اس سے دُور نہ ہو اور جب تک کہ سچی تبدیلی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ خدا کی رضا جوئی کے نیچے ایسا محو نہ ہو۔ کہ کچھ بھی نہ رہے اور جب تک کہ وہ خدا کو وہ استقامت نہ دکھاوے کہ بارش کی طرح اس پر بلائیں برسیں اور وہ صابر رہے اور جب تک کہ اس کا حقیقی تعلق خدا سے نہ ہو جاوے۔ کہ تمام نفسانی پربال جھڑ جاویں اور تمام سفلی خواہشیں جل جاویں اور جب تک کہ نفس لوامہ کا جنگ ختم نہ ہو جائے اور جب تک یہ آگ اس میں پیدا نہ ہو۔ کہ وہ خدا کی رضا کو اپنی تمام اور کامل مراد بناوے اور دوسری تمام مرادیں درحقیقت معدوم ہو جاویں اور جب تک کہ ایک تپش اور خلش لازمی طور پر خدا کی محبت میں اس کے سینے میں پیدا نہ ہو جائے اور جب تک کہ وہ درحقیقت خدا کے لئے ذبح نہ ہو جائے اور جب تک کہ اس کی ہستی پر ایک بھاری انقلاب نہ آوے اور جب تک کہ وہ خدا کے مقابل پر سخت استقامت کی قوت اور اس کے جلال ظاہر کرنے کے لئے ہر ایک لحظہ میں اور ہر ایک حالت میں فدا ہونے کیلئے طیار نہ ہو اور جب تک کہ ریا کی تمام جڑیں اور عُجب کی تمام جڑیں اور نفسانی غضب کی تمام جڑیں اور نفسانی حسد کی تمام جڑیں اور نفسانی خودنمائی کی تمام جڑیں اس کے دل سے بکلّی دُور نہ ہو جاویں اور جب تک کہ خدا کی ہیبت ایسے زور سے اُس پر اثر نہ کرے کہ دوسرے تمام وجود ایک مرے ہوئے کیڑے کیطرح محسوس ہوں نہ ان کی ستائش سے خوش ہو نہ ان کی مذمت سے رنج پہونچے اور جب تک کہ ایک سچی اور پاک قربانی اپنے تمام وجود اور تمام قوتوں کی خدا کے سامنے پیش نہ کرے اور جب تک کہ معمولی رُوح سے بلکہ اُس کے ساتھ زندہ ہو اور جب تک کہ اس کے لئے ہر ایک تباہی اپنے ہاتھ سے کرنے کے لئے طیار نہ ہو اور جب تک سچی اور کامل محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ وہ سچے اور کامل طور پر اعلاء کلمۃ الاسلام پر عاشق نہ ہو تب تک ہرگز ہرگز مکالمات الٰہیہ سے مشرف نہیں ہو سکتا اسی کیطرف خدا تعالےٰ نے ان دو مختصر لفظوں میں اشارہ فرمایا ہے۔ قد افلح من زکّٰها وقد خاب من دسّٰها۔ ایسے لوگوں کی دماغی بناوٹ ہی ایک خاص ہوتی ہے۔ جسقدر اُنپر غم پڑتے ہیں اور جسقدر وہ متواتر نہایت سنگین امتحانوں کے ساتھ آزمائے جاتے ہیں اور ایک لمبا سلسلہ ناکامی کا دیکھنا پڑتا ہے اور کسی شخص کا دل اور دماغ ایسا نہیں ہوتا۔ اور اگر اُن کے مسلسل غموں میں سے کچھ تھوڑا غم ہی دوسرے پر پڑے تو یا تو وہ مرجاتا ہے اور یا دیوانہ ہو جاتا ہے۔ پس مکالمات الٰہیہ کی اپنے نفس سے خواہش نہیں ظاہر کرنی چاہیئے خواہش کرنے کے وقت شیطان کو موقعہ ملتا ہے اور ہلاک کرنا چاہتا ہے بلکہ اپنا مدعا اور مقصود ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق تزکیہ نفس حاصل ہو اور اس کی مرضی کیموافق تقوےٰ حاصل ہو اور کچھ ایسے اعمال حسنہ میسر آجاویں کہ وہ راضی ہو جائے۔ پس جس وقت وہ راضی ہوگا تب اُسوقت ایسے شخص کو اپنے مکالمات سے مشرف کرنا اگر اس کی حکمت اور مصلحت تقاضا کرے گی۔ تو وہ خود عطا کر دے گا۔ اصل مقصود اس کو ہرگز نہیں ٹھہرانا چاہئے کہ یہی ہلاکت کی جڑ ہے بلکہ اصل مقصود یہی ہونا چاہیئے۔ کہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق احکام الٰہی پر پابندی نصیب ہو اور تزکیہ نفس حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت دل میں بیٹھ جائے اور گناہ سے نفرت ہو۔ خدا نے بھی یہی دُعا سکھائی ہے کہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ پس اس جگہ خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ تم یہ دعا کرو کہ ہمیں الہام ہو بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ تم یہ دُعا کرو۔ کہ راہ راست ہمیں نصیب ہو۔ ان لوگوں کے راہ جو آخر کار خدا تعالےٰ کے انعام سے مشرف ہو گئے۔ بندہ کو اس سے کیا مطلب ہے۔ کہ وہ الہام کا خواہشمند ہو اور نہ بندہ کی اس میں کچھ فضیلت ہے۔ بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے نہ بندہ کا کوئی عمل صالح تا اس پر اجر کی توقع ہو اور پھر جبکہ انسان کے ساتھ یہ آفتیں بھی لگی ہوئی ہیں۔ کہ کبھی حدیث النفس میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے اور کبھی شیطان کے پنجہ میں پھنس جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے۔ پس کس قدر یہ خطرناک راہ ہے۔ بغیر خدا کی زبردست شہادتوں کے ایسے الہام کب قبول کے لائق ہیں۔ سخت بدقسمت وہ لوگ ہوتے ہیں۔ کہ کبھی اپنی حالت کا مطالعہ نہیں کرتے کہ کن کن باتوں میں وہ خدا کے نزدیک پاس یافتہ ٹھہر سکتے ہیں اور کن کن آزمائشوں کے بعد ان کا صدق خدا کے نزدیک ثابت ہو سکتا ہے۔ ان سخت گھاٹیوں کے طے کرنے سے پہلے ہی الہام کے خواہشمند ہو جاتے ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اور توبہ اور استغفار میں مشغول ہونا چاہیئے۔ الہام بغیر پورے تقویٰ اور پوری جان فشانی اور پوری محویت کے طبل تہی ہے اور سخت خطرناک اور زہر قاتل ہے۔ انسان جس سے قریب ہوتا ہے اسی کی آواز سُنتا ہے۔ پس پہلے خدا سے قریب ہو جاؤ اور شیطان سے دُور۔ تا خدا کی آواز سنو۔

خاکسار مرزا غلام احمد

دعا مدد

برادر محمد علی خان صاحب شاہجہان پوری بیمار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ شفا دیوے

قابل توجہ خریداران

خط وکتابت کرتے وقت احباب اپنی چٹ کا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ کیونکہ پھر نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے ورنہ عدم تعمیل معاف

منیجر

"مسلمانانِ ہند کے دل و دماغ پر عجمی تصوف غالب ہے وہ عربیت کے تخیلات کے سمجھنے سے قاصر ہیں
میں تو ایک معمولی آدمی ہوں مجھے یقین ہے اگر نبی کریمؐ بھی دوبارہ پیدا ہو کر اس ملک میں اسلام
کی تعلیم دیں تو غالباً اس ملک کے لوگ اپنی موجودہ کیفیات اور اثرات کے ہوتے ہوئے حقائق
اسلامیہ کو نہ سمجھ سکیں" ۔ (مکاتیب اقبال حصہ دوم ص 317)

"مذہبی مسائل بالخصوص اسلامی مذہبی مسائل کے فہم کیلئے ایک خاص تربیت کی ضرورت ہوتی
ہے ۔ افسوس کہ مسلمانوں کی نئی پود اس سے بالکل کوری ہے جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے
تعلیم کا تمام تر غیر دینی ہو جانا اس مصیبت کا باعث ہوا ہے" ۔ مکاتیب اقبال حصہ اول ص 259)
دین کی حالت دیکھ کر اسے کتنا دکھ تھا اس کا اندازہ ان اشعار سے ہو سکتا ہے ۔

دینِ حق از کافری رسوا ترست ۔ زانکہ مُلا مومن کافر گرست

خدا تعالیٰ کا دین کفر کے فتووں سے ذلیل ہو گیا ۔ کیونکہ مُلا بجائے کافر کو مسلمان کرنے کے مومنوں کو کافر بنا رہا ہے

دین کافر فکر و تدبیر جہاد ۔ دینِ مُلا فی سبیل اللہ فساد

کافروں کا مذہب تو غور و فکر، تدبیر و جہاد کرنا ہے اور مُلا کا دین خدا کے راستہ میں فساد پیدا کرنا ہے

علماء کی حالت پر اس طرح آنسو بہاتا ہے

مجھ کو تو سکھا دی ہے افرنگ نے زندیقی ۔ اس دور کے مُلا ہیں کیوں ننگِ مسلمانی
نہ فلسفی سے نہ مُلا سے ہے غرض مجھ کو ۔ یہ دل کی موت! وہ اندیشہ و نظر کا فساد
پیرِ حرم کو دیکھا ہے میں نے ۔ کردار بے سوز! گفتار واہی
میں جانتا ہوں انجام اس کا ۔ جس معرکے میں مُلا ہوں غازی
الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن ۔ مُلا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور
کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق ۔ نے ابلہِ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند
میں جانتا ہوں جماعت کا حشر کیا ہوگا ۔ مسائل نظری میں الجھ گیا ہے خطیب
قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے ۔ اسکو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام

آجکل کے سیدون کی سرداری اُن کے ہر فعل سے ظاہر ہے

جب کبھی مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی بیعت کا ذکر آتا ہے تو فوراً ہمارے سردار جاہلون سے بیر پکار اُٹھتے ہین۔ کہ جب اپنی قوم سید ہے تو مغل کی بیعت کس طرح ہوسکے اور مجھے مخاطب کرکے فرماتے ہین کہ ہماری قوم مین ایک تجھہ کو جذام ہوگیا ہے۔ کہ مغل کی بیعت تو نے اختیار کی۔ ہم کو تو ایسی قوم کی بیعت سے سخت شرم ہے۔ یہ نادان اس بات پر غور نہین کرتے۔ کہ خدا کے نزدیک تو سب سے بزرگ وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ بغیر اعمال صالح کسی کی اولاد ہونا کیا شے ہے اور یہ دم بڑے دعوے سے مارتے ہین۔ کہ ہم امام اعظم کے پیرو ہین ان کی پیروی بھی بسبب ان کے تقوے کے ہوئی ورنہ وہ قوم کے سید نہ تھے بلکہ نادان لوگ تو کیا کچھ ان کے متعلق کہتے ہین۔ مگر ان کو شرم کہان! کہ کام مین لاوین۔ بنی اسرائیل کی طرف خیال نہین کرتے۔ کہ خدا نے ان کو کیسے کیسے وعدے دئے تھے یہان تک کہ یہود کا خیال تھا۔ کہ خاتم النبیین ہم مین سے ہی پیدا ہوگا۔ مگر جب ان لوگون نے اعمال بد اختیار کئے۔ تو کوئی وعدہ وعید کام نہ آیا اور ہر طرف سے ذلت اور تباہی ان کے نصیب حال ہوئی۔ مین نہین جانتا کہ سیدون کو کونسی حدیث مل گئی ہے۔ جس مین یہ لکھا ہے کہ امام مہدی حسنی نسب سے ہوگا اور اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام امینہ ہوگا اور خاص اُن سیدون سے ہوگا۔ جو چودھوین صدی مین اپنے نام سادات سے نامزد ہین ہان بیشک اس زمانہ کے سیدون کی سرداری کا لقب ان کا ہر فعل سے ظاہر ہے۔ بدکاری۔ فسق و فجور۔ جھوٹ۔ بہتان الزام لگانے مین تو سب سے بڑھے ہوئے ہین۔ نماز تو ہزار مین سے بمشکل کوئی ایک پڑھتا ہوگا۔ مگر اس بات مین وہ سچے ہین کیونکہ یہ فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس کی مخلص اُمت ان فعلون کی تابع ہے۔ سید تو رسول اللہ کے شریک ہین۔ ان سے رسولی فعل صادر ہونا گویا ان کی ہتک عزت کا باعث ہے۔ اپنے گریبان مین سونہہ ڈالکر نہین دیکھتے اور مقابلہ نہین کرتے۔ کہ ہم مین اور اس مغل مین کتنا فرق ہے ہم مین اہل بیت ہونے کا سوائے حسد بغض اور دین کی دشمنی کے اور کونسا نشان ہے اور اس رسول کے پیارے مسیح موعود و مہدی مسعود امام مہدی مین کون سا نشان آل ہونے نہ ہونیکا ظاہر ہے۔

ان کے مرشد خدا کی قسم اگر دیکھے ہون۔ تو میراثی عام طور پر نظر آتے ہین۔ ہمارے گاؤن کے کوئی پندرہ سے زیادہ سید ہین۔ جو ایک میراثی کے خادم ہین۔ جس کا نام میران بخش ہے۔ بھلا میراثی ان کو سوائے شیطانی کام کے اور کیا سکھلا دیگا۔ جس جگہ ہیر رانجھا کا قصہ سنتے ہین۔ وہین حال کھیلین گے۔ یہ نعمت سرداری کی تو خداداد ہے خدا جس کو چاہے۔ عطا فرمائے۔

اگر سید نیک عمل کے لحاظ سے نہ ہون۔ تو نوح ع کا بیٹا کنعان کیون مردود سمجھا گیا اور وہ اہل ہونے سے کیون محروم رکھا گیا۔ ان بیچارون کو اپنے سردار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شعر بھی نہین یاد۔ جو ان کے حق مین سیف قاطع ہے۔

بجدٍ لا بجد کل مجد
دما جد بلا مجد بجد

کیا کرین۔ بیچارے علم سے محروم رہگئے۔ معذور ہین اور علی رض کے پوتے بنتے ہین۔ جو علم کا دروازہ ہین۔ شرم! شرم!! شرم!!! قرآن شریف سے بالکل بے بہرہ ہین۔ مگر اتنی آیت صرف نوک زبان ہے

اهل البيت ويطهركم تطهيرا

مینے کئی دفعہ ایسے معاملات دیکھے ہین۔ کہ جب باپ کسی ناخلف بیٹے پر ناراض ہوجاتا ہے۔ تو فوراً کہدیتا ہے۔ کہ تو میرا بیٹا نہین ہے۔ خدا جانے ان کو کون سے سرخاب کے پر لگ گئے۔ جنہون نے سو سو خدا بنائے۔ اور قبرون کو مشکل کشا جانا۔ خدا ایسی قوم سے پناہ دے۔ مین تو ہر وقت خدائے کریم سے دعا مانگتا ہون کہ الٰہی مجھے سچا مسلمان بنا اور ایسی سادات سے رہائی دے۔ اور دین محمدی مین قایم رکھ اور آخر کو اُمت احمدی سے اُٹھا اور مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم بنا اور ہر ایک کو رستہ مستقیم عزت فرما اور میرے دل کی امیدین برلا۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار سید مسعود مدرس جمون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مسیحا جان تڑپتی ہے کوئی جلدی دوا بھیجو
مجھے دار الشفا اپنے سے اک حب شفا بھیجو
تیرے دیدار بن ہادی مری جاں لب پہ آئی ہے
نکل جائے نہ واپس ہر کوئی فرمان لکھا بھیجو
ترے دیدار سے مجھ کو محمد کی زیارت ہے
خدا کیواسطے عاصی کو خدمت مین بلا بھیجو
مبارک منہہ سے تیرے ہمین حق کی بشارت ہے
شفیع المذنبین ہوکر دعا بہر خدا بھیجو
سلامت ہم رہے طوفان سے کشتی پہ چڑھ تیری
ہمین ظلمات سے نبھے کو آب آب بقا بھیجو
ترے در پر نہ گر آتے تو راز دین کہان پاتے
خدا سے ہے دعا ہر دم خدایا رہنما بھیجو
بھلا انکار کیونکر ہوسکے ہم سے ترا جبکہ
مخالف کے لئے دم دم نشان طاعون کا بھیجو
نہ کیونکر تقویت ہو اب مرے ایمان کے دل کی
معطر قادیان سے جب مجھے ٹھنڈی ہوا بھیجو
نشان احمدی آریہ سب کیونہ ہون خامش
بھلا ان کے جگر کے پار جب تیر قضا بھیجو
بھلا کیونکر نہ فالج سے مرے مردود ہوکر وہ
جسے میرے مسیحا حکم دے کر لا دوا بھیجو
پگل جائے نہ کیون دجال تیرے سامنے آکر
نمک اس کے جسد پر جب شریعت کا لگا بھیجو
ہوا وہ آن مین روشن شریعت مصطفائی سے
براہین و حکم اور بدر کی جس پر ضیا بھیجو
اُسے بازار مین صراف کم قیمت نہ سمجھیگا
جسے تم کیمیائی سے زر خالص بنا بھیجو
ہزارون ہوگئے زندہ مسیحا نام سن تیرا
یہ جن مردہ دلون کو قم باذنی کی صدا بھیجو
نہ کیون اندھون کو بینائی ہو تیری علم اکمل کر
جنہین خاک در والا شان تو تیا بھیجو
خزانے اکبری قرآن دکھا کر ہم کو دیتے ہو
بھلا گر یہ نہ بھیجو اس سے بڑھ کر اور کیا بھیجو
یہی رستہ دکھاتا ہے یہی حق سے ملاتا ہے
یہی نور الہدیٰ ہم پر یہی شمس الضحیٰ بھیجو
طفیل مصطفےٰ ہم پر یہی حق سے عنایت ہے
یہی ہے نور دین احسن یہی بدر الدجیٰ بھیجو
یہی ملجا یہی ہادی یہی ہے دین ہم سب کا
شب تاریک مین ہم کو یہی روشن دیا بھیجو
مین اس نعمت سے کیون محروم رہ جاؤن ترستے ہی
نصیب اپنے کرم کا اب مجھے حق سے دلا بھیجو

بدر میں خبریں بھی چاہئیں

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ

ہم کو دنیا اور دین دونوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ ہماری پاک کتاب ہمیں یہی قیمتی سبق سکھاتی ہے اور اُن لوگوں کے راہ سے بچاتی ہے ۔ جنہوں نے صرف ایک ہی سائیڈ اختیار کر رکھی ہے اور دوسری کو پس انداز کر دیا ہے اور یہ سخت ضرور یہ میں سے ہے ۔ کہ ہم دونوں پہلوؤں کو لیں اور جب تک اس زرین اصول کے پابند نہ ہوں گے ترقی کی شاہراہ پر جسکو صراط مستقیم سے تعبیر کیا گیا ہے پہنچ نہیں سکتے۔

اب چونکہ ہماری جماعت روز افزوں ترقی پر ہے اور ہر ہفتہ کی لسٹ میں ہم نئے نئے نام مختلف شہروں اور مختلف قوموں مختلف زبان کے لوگوں کے مندرج پاتے ہیں اور جب یہ بھی دیکھتے ہیں ۔ کہ اس میں تجارت پیشہ لوگ بھی ہیں ۔ گورنمنٹ سروس بھی ہیں ۔ رؤسا بھی ہیں ۔ وکلاء بھی ہیں ۔ غربا و مساکین بھی ہیں ۔ تو ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور ہم قلبی شہادت سے کہتے ہیں کہ یہ قوم ترقی کے میدان میں نکل آئی ہے اور وہ دن دور نہیں کہ یہ قوم گوئے سبقت لیجائے ۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر

چونکہ یہ قوم سُرخ نقشہ کے باہر تک بھی پہنچ چکی ہے اور اسکی ضرورتیں بھی مختلف ہیں ۔ اور اُن کا پورا کرنا ہمارے قومی ذارگنوں یعنے اخبارات کے ہاتھ میں ہے ۔ میں نے اپنی لمبی سیاحت کے دوران میں دیکھا ہے ۔ کہ بعض احباب بباعث بعض ضرورتوں کے ان اخبارات کو خریدتے ہیں ۔ جس میں عام طور پر دُنیا کی خبریں ہوں اور قومی اخبارات کو بھی خریدتے ہیں ۔ اگر ہمارے اخبارات دنیا کی عام تازہ خبروں کے لئے ایک یا دو صفحے خاص کر دیں تو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہو سکتا ہے اور وہ احباب بھی دوسرے اخبار کی خریداری بند کر دیں گے ۔ کیونکہ جب گھر کے اخبارات اس کمی کو پورا کر دیں گے ۔ تو پھر باہر کی محتاجی کی حاجت نہ رہے گی اور وہ روپیہ جو غیروں کے ہاں جاتا ہے ۔ کسی قومی کام پر بآسانی صرف ہو سکیگا اور میں خاصکر اخبار بدر کو مخاطب کرتا ہوں ۔ کہ اُسے چاہیئے ایک یا دو صفحے دنیا کی عام خبروں کے لئے خاص کر دے اور اگر وہ موجودہ صفحات کو ان مضامین سے جن میں درج ہوتے ہیں ۔ کم نہ کرنا چاہے اور مالی حالت بھی اجازت نہ دے ۔ تو ایک دو صفحوں کی زیادتی کے ساتھ خفیف سی قیمت بھی بڑھا دے ۔ کیونکہ مذاق ملکی بھی اخبار بینی کی طرف بڑھ رہا ہے ۔ اس کا لحاظ رکھنا ازبس ضروری ولابدی ہے۔

میں نے اس کو دردِ دل سے لکھا ہے خواہ اس کو سید ھا پڑھو یا اُلٹا ۔ درد ہی درد پڑھا جاوے گا ۔

ابو سعید عربی از قادیان

[1] مراد انگریزی علاقہ ہندسے یعنی جماعت احمدیہ کے ممبر اللہ تعالےٰ کے فضل سے دوسرے ممالک بھی ہوتے جاتے ہیں ۔

ڈائری

القول الطیب

جائے عبرت مختلف قسم کی بیماریوں کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ ڈاکٹروں کے واسطے عبرت کے نظاروں سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے بہت موقع ہوتا ہے قسم قسم کے بیمار آتے ہیں ۔ بعض کے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے جاتے ہیں ۔ بعض کی ایسی حالت ہوتی ہے ۔ کہ شدتِ بیماری کے سبب لا من الاحیاء ولا من الاموات ۔ نہ زندوں میں داخل نہ مُردوں میں ۔ لیکن ایسے نظاروں کو کثرت کے ساتھ دیکھنے سے سخت دلی ہی پیدا ہو جاتی ہے اور ضروری بھی ہے ۔ کیونکہ نرم دل اور رقیق القلب ایسا کام نہیں کر سکتا کیونکہ سرجری کا کام بہت حوصلے کا کام ہے۔

اس زمانہ کے مُلّاں فرمایا ۔ اس زمانہ کے ملانوں کو بھی مُردوں کے عبرت انگیز نظاروں کو بہت دیکھنا پڑتا ہے ۔ لیکن افسوس ہے ۔ کہ وہ بھی سخت دل ہو گئے ہیں ۔ کلکتہ میں ایک مُلّاں کا ذکر اخبار میں لکھا ہے ۔ کہ اس پر کسی قرضخواہ نے نالش کی ۔ تو اُس نے جواب دعوے میں کہا کہ امسال کلکتہ کی صحت اچھی رہی اور لوگ بہت نہیں مرے ۔ اس واسطے میں کچھ دے نہیں سکتا ۔ البتہ بسبب قحط و وبا اگلے سال لوگوں کے بہت مرنے اور معقول آمدنی حاصل ہونے کی اُمید ہے پھر قرضہ ادا کیا جائے گا ۔

ایسا ہی اس جگہ دو مُلّانوں کے درمیان جو بھائی تھے باہمی تنازعے ہونے پر ان کے درمیان مسلمانوں کے گھروں کی تقسیم کر دیگئی ۔ تو ایک مُلّاں اس بات پر ناراض ہُوا کہ جو لوگ میرے حصّے میں آئے اُن کے قد چھوٹے ہیں امسال کے کفن پہلے جو چادر اُترے گی ۔ وہ چھوٹی ہوگی ۔ اس قدر رذالت ان لوگوں میں آگئی ہے ۔ اللہ رحم کرے ۔

ایک آیت کا ترجمہ فرمایا ۔ آیت قرآنی ۔ قد افلح من زکّٰھا ۔ وقد خاب من دسّٰھا ۔ کا ترجمہ اُردو میں ایک دفعہ سوچتا تھا ۔ تو یہ شعر لکھا گیا ؎

کوئی اُس پاک سے جو دل لگا وے
کرے پاک آپ کو تب اُسکو پاوے

سچی منطق قرآن شریف میں ہے فرمایا ۔ سیدھی اور سچی اور سادہ عام فہم منطق وہ ہے ۔ جو قرآن شریف میں ہے ۔ اس میں کوئی پیچیدگی نہیں ۔ ایک سیدھی راہ ہے جو خدا تعالےٰ نے ہم کو سکھلا دی ہے ۔ چاہئے کہ آدمی قرآن شریف کو غور سے پڑھے ۔ اس کے امر اور نہی کو جُدا جُدا دیکھ رکھے اور اُس پر عمل کرے اور اسی سے وہ اپنے خدا کو خوش کر لیگا ۔ باقی منطقیوں نے اور صوفیوں نے جو اصطلاحیں بنائی ہیں وہ اکثر لوگوں کے واسطے ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہیں کیونکہ ان میں پیچیدگیاں اور مشکلات ہیں ۔ فرمایا ایک بزرگ نے جس پر ہم حسن ظن رکھتے ہیں ۔ کہ اس نے کسی نیک نیتی سے لکھا ہو گا ۔ گو اُس کا قول صحیح نہیں ہے یہ لکھا ہے ۔ کہ شیخ عبد القادر جیلانی کامل نہ تھے ۔ کیونکہ ان کا پورے طور پر نزول نہ تھا ۔ صرف صعود تھا ۔ اسی وجہ سے اُن سے بہت سی کرامتیں صادر ہوئیں ۔ اگر نزول پورا ہوتا ۔ تو کوئی کرامت صادر نہ ہوتی ۔ اس قول میں جسقدر تخالف قرآنی ہے وہ ظاہر ہے ۔ یہ بیجا قول ہے ۔ کہ قرآن اور حدیث سے سراسر مخالف ہے درحقیقت شیخ عبد القادر جیلانی خدا تعالےٰ کے کامل بندوں میں سے تھے ۔ اگر اُن پر معجزات کے متعلق اعتراض کیا جاوے تو پھر یہ اعتراض تمام انبیاء پر وارد ہوتا ہے ۔

یہ ان صوفیوں کی غلط اصطلاحوں کی پیروی کا نتیجہ ہے جن کی تصدیق قرآن و حدیث سے نہیں ملتی ۔

الہام بھول بھی جاتے ہیں فرمایا ۔ شاید ہی کوئی ایسی رات گذرتی ہوگی ۔ جس میں کوئی نظارہ آئندہ کے متعلق مجھے نہ دکھایا جاتا ہو ۔ لیکن بہت سی باتیں صبح تک بھول جاتی ہیں اور توفیق ہی نہیں ہوتی ۔ کہ انکو ایسے وقت میں لکھ لیا جاوے [illegible] اس میں حکمت الٰہی ہے وہ جس بات کو چاہے یاد دکھاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ۔ بھلا دیتا ہے ۔